سورہ روم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ ایت نمبر(۳۱-۳۲)

وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ○ مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَھُمۡ وَکَانُوۡا شِیَعًا کُلُّ حِزۡبٍ بِمَا لَدَیۡھِمۡ فَرِحُوۡنَ ○

ترجمہ: اور نہ ہوجانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنھوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جوان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعة المبارك

﴿۷ رجب ۱٤۳۲ھ بمطابق 10 جون 2011﴾

عنوان

پرتاثیر دعائیں

زیر اہتمام شعبه دینی امور جوهری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اثاری سروبه لاهور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمداللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہٰذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

بتعاون: محترم جاوید اختر جوہری صاحب صدر جوہری ٹرسٹ

اب آپ خطبه جمعة المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ھیں:

www.Johritrust.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْ عَھْدَہٗ
اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِا اللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وقال ربکم ادعونی اسجبلکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سید خلون جھنم داخرین

اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ:

اللہ رب العزت اپنی صفات میں کامل ہے بندہ اپنی صفات میں ناقص ہے۔اللہ تعالیٰ ہر چیز کے دینے والے ہیں اور بندہ ہر چیز کو لینے والا ہے۔ بندے کے نقائص کا یہ عالم ہے کہ یہ سامنے دیکھے تو پیچھے نہیں نظر آتا دائیں دیکھے تو بائیں نہیں نظر آتا۔اوپر دیکھے تو نیچے نہیں نظر آتا جبکہ اللہ رب العزت کا دیکھنا اتنا کامل ہے کہ کالی رات ہو اور اس میں کالی چٹان ہو اس کے اوپر کالی چیونٹی چل رہی ہو تو اللہ رب العزت اس کو چلتا ہوا دیکھ سکتے ہیں۔انسان کا سننا اتنا ناقص کہ اگر ایک وقت میں ایک بندہ بات کر رہا ہو ایک اور بندہ اس سے بات کرنے لگے تو اس کو سننے میں دشواری ہوتی ہے کہ مجھے بات سمجھ نہیں آرہی ہے،آپ ذرا آہستہ بولیں ہم نے کتنی مرتبہ دیکھا کہ اگر ایک بندہ ٹیلی فون پر کوئی بات کر رہا ہو تو کمرے میں کوئی اور بات کر رہا ہو تو اس کو کہنا پڑتا ہے کہ بھئی آہستہ بولیں مجھے آواز سمجھ نہیں آرہی۔جبکہ اللہ رب العزت کا سننا اتنا کامل ہے کہ آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک آنے والے سب انسان مرد عورتیں اور بچے بوڑھے سب کے سب ایک میدان میں جمع ہو جائے اور اللہ رب العزت سے سب الگ الگ دعائیں مانگیں تو اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہیں کہ سب کی الگ الگ دعائیں بھی سن لیں اور قبول بھی کرلیں۔انسان اپنی صفات میں ناقص ہے اور اللہ رب العزت اپنی صفات میں کامل ہیں اللہ ہر چیز کے دینے والے ہیں اور انسان ہر چیز کا لینے والا ہے

چنانچہ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے یہ ہمارا ذاتی نہیں ہے اس میں ہمارا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔چنانچہ آپ غور کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحت نہ دیتے ہم بیمار ہوتے اللہ تعالیٰ ہمیں مال نہ دیتے ہم بھکاری ہوتے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں بینائی نہ دیتے ہم اندھے ہوتے۔وہ گویائی نہ دیتے ہم گونگے ہوتے سماعت نہ دیتے ہم بہرے ہوتے۔ہاتھ پاؤں نہ دیتے تو ہم لولے لنگڑے ہوتے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں کھانا نہ دیتے ہم بھوکے ہوتے پانی نہ دیتے ہم پیاسے ہوتے کپڑے نہ دیتے ہم ننگے ہوتے اگر اللہ تعالیٰ گھر نہ دیتے تو ہم بے گھر ہوتے اولاد نہ دیتے تو لاولد ہوتے۔اگر اللہ تعالیٰ ہمیں عزت نہ دیتے تو ہم دنیا میں ذلیل ہوتے اگر عقل نہ دیتے تو ہم پاگل ہوتے۔تو معلوم ہوا یہ عزتوں بھری زندگی جو ہم دنیا میں گزارتے پھر رہے ہیں وہ اللہ رب العزت کا احسان ہی ہے۔

دعا کی اہمیت:

نبی ﷺ نے فرمایا:الدعاء مخ العباد ترجمہ: دعا عبادت کا مغز ہے۔ اور فرمایا کہ۔الدعاء ھو العبادۃ ترجمہ:دعا ہی

عبادت ہے۔

چنانچہ جو دعا اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں چنانچہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو بندہ دعا نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں۔

خالق اور مخلوق سے مانگنے کا فرق:

آج ہم مخلوق سے مانگتے پھرتے ہیں اور مانگنے کے طریقے بھی آتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے طریقے نہیں سیکھ پائے۔ چنانچہ مخلوق سے مانگنے میں اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے میں چند بنیادی فرق ہیں۔ ذرہ توجہ سنئے گا۔

ا...... پہلی بات یہ کہ آپ مخلوق سے ایک چیز بار بار مانگیں وہ نہیں دے گا۔ چنانچہ آپ دوست سے ایک مرتبہ ایک چیز مانگئے وہ دے دے گا دوسری مرتبہ مانگئے وہ دے دے گا۔ تیسری مرتبہ موڑ بنائے گا۔ چوتھی مرتبہ بولنا چھوڑ دیگا۔ پانچویں مرتبہ آپ سے تعلق توڑنے کا اعلان کر دے گا۔ کہ یہ کیسا آدمی ہے ہر وقت مانگتا ہی رہتا ہے۔ تو مخلوق سے بار بار مانگو وہ تنگ ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ سے بار بار مانگئے وہ خوش ہوتے ہیں بلکہ جو بندہ ہر چیز اللہ سے مانگئے اور ہر وقت اللہ سے مانگے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو اپنا ولی اور دوست بنا لیتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہ ہمارا ایسا بندہ ہے کہ ہمارے سوا کسی اور سے مانگتا ہی نہیں ہے۔

۲...... دوسرا فرق یہ ہے کہ مخلوق سے کوئی چیز مانگے تو وہ دے تو دیتے ہیں مگر کئی مرتبہ وہ غصے کا اظہار کر دیتے ہیں مثال کے طور پر آپ ڈرائیونگ کر رہے ہیں والدہ بھی پاس بیٹھی ہیں۔ لال بتی پہ آپ نے گاڑی کو کھڑا کیا ایک فقیر بھی آ گیا اس نے کھڑکی کو کھٹکھٹایا تو آپ نے اشارے سے کہا کہ بھئی معاف کر دو مگر مانگنے والے بھی بڑے مستقل مزاج ہوتے ہیں وہ پھر مانگتا ہے پھر مانگتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ کو غصہ آ جاتا ہے کہ یہ جاتا کیوں نہیں اتنے میں آپکی والدہ کہہ دیتی ہیں کہ بیٹا دے دو اب والدہ کے کہنے پر آپ اپنی جیب سے کچھ پیسے نکال کر دے تو دیتے ہیں مگر کتنے غصے والی نظروں سے اس کو دیکھتے ہیں اور دیتے ہوئے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ بھئی لو اور دفع ہو جاؤ تو دیا بھی اور غصے سے دیا بوجھ سمجھ کر دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کا معاملہ کچھ اور ہے بندہ اس سے جتنا بھی مانگے جب بھی مانگے اللہ تعالیٰ اس کو ناراض ہو کر نہیں دیتے بلکہ پیار سے دیتے ہیں

۳...... پھر مخلوق اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے میں ایک فرق اور بھی ہے۔ اگر دنیا میں کوئی بندہ ذی حیثیت ہوتا ہے اس کی کوشش ہوتی ہے کہ اپنوں کو نوازے آج آپ دیکھیں گے کہ دنیا میں کسی کو حکومت ملے تو وہ اپنی پارٹی کے بندوں کو نوازنے کی کوشش کرے گا اور جو مخالف پارٹی ہوگی تو اس کی کوشش ہوگی کہ اس کو محروم کر دوں ان منہ سے نوالے چھین لوں۔ تو لوگ اپنوں کو عطا کرتے ہیں اور غیروں کو محروم کرتے ہیں۔

بلکہ اللہ رب العزت کا معاملہ اور ہے وہ اپنوں کو بھی عطا کرتے ہیں جو کلمہ پڑھنے والے ہیں ان کو بھی عطا کرتے ہیں۔ جو اللہ کا انکار کرنے والے ہیں ان کو بھی عطا کرتے ہیں جو کافر ہیں اللہ نے ان کو بھی دنیا میں اولاد عطا کی ہے عزت بھی عطا کی ہے۔ وہ ان کو مال بھی دیتا ہے صحت بھی دیتا ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں نہ صرف اپنوں کو نوازتے ہیں بلکہ غیروں کو بھی عطا کرتے ہیں۔

یاروں کو بھی اس دنیا میں دے دیتے ہیں اور غداروں کو بھی اس دنیا میں دے دیتے ہیں۔ بلکہ اپنوں کو تو دال ساگ پر راضی کر دیتے ہیں اور غداروں کو معلوم نہیں کیا کیا تر لقمے کھلاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے مومنین کے ایمان کا ڈر نہ ہوتا کہ کہیں بہک نہ جاتے تو میں ان کافروں کی سیڑھیوں کو چھتوں کو اور گھروں کو سونے کا بنا دیتا اس لئے کہ پوری دنیا کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے۔

حضرت ابراھیمؑ کا اللہ تعالیٰ سے پھلوں کا مانگنا:

حضرت ابراھیمؑ اپنی بیوی ہاجرہ اور اپنے بیٹے اسماعیل ملک شام سے لے کر آ گئے اور ان کو مکہ مکرمہ میں آ کر آباد کیا وہاں بالکل سبزہ نہیں تھا

بوادغیر ذی ذرع

جب انہوں نے ان کو وہاں پر آ کر آباد کیا اور اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ۔ ورزقھم ثمرات ترجمہ ان کو پھل عطا کر دیجئے

اگر ہم جیسا کوئی ہوتا تو کھانے کو روٹی پانی مانگتا مگر انبیاء کرام کی شان بلند ہوتی ہے فراست بڑی ہوتی ہے انہوں نے پھل مانگا تو جہاں پر اللہ نے ان کا تذکرہ فرمایا وہاں فرمایا اے ہمارے پیارے ابراھیم ہم اس جگہ ہر قسم کے پھل پہنچائیں گے حالانکہ ثمرات کی جگہ اشجار کہہ دیتے تو بھی بات ٹھیک تھی کہ درختوں کے پھل کیونکہ مانگنے والے نے تو درختوں کے پھل ہی مانگے کیونکہ ثمرات کہا اشجار نہیں کہا۔

ثمرات کل شی ء

ترجمہ: ہر چیز کے پھل ۔ کہا چنانچہ آپ دیکھیں کھیتوں کا ثمر سبزیاں ہیں درختوں کا ثمر پھل ہے ملوں کا ثمر ان کا پراڈکٹ ہے کسی کا ثمر کپڑا ہے اور کسی کا ثمر پلاسکٹ کی چیزیں ہیں جو بھی ثمر دنیا میں تیار ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ اس کو یہاں پہچا رہے ہیں اور انسانوں ثمر ان کی اولاد ہوتی ہے آپ دیکھیں کہ والدین اپنی اولادوں کو یہاں بھیجنے کے لیئے دعا کروا رہے ہیں کہ دعا کریں ہمارے بیٹے کا سعودی عرب کا لگ جائے ہم اپنے دل کے ثمر کو بھی وہاں بھیجنے کے لئے تیار ہیں انہوں نے ثمر مانگا اور اللہ نے ہر چیز کا ثمر بھیج دیا۔

اللہ تمنا سے بڑھ کر دیتا ہے:

تو دستور یہ نکلا کہ مانگنے والا جو بھی مانگتا ہے تو دینے والا اپنی شان کے مطابق اس کی امیدوں سے بڑھ کر عطا فرماتا ہے وہ دینے والا بڑا کریم ہے

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جائے پیغمبری مل جائے

ہم کو شکوہ ہے کہ مدعا ملتا نہیں
دینے والے کو شکوہ ہے کہ گدا ملتا نہیں

غفلت شعاری دیکھ کر بندے کی کہتا ہے کریم
دینے والا دے کسے دست دعا ملتا نہیں

وہ تو دے کر خوش ہوتا ہے اس لیے ہم چاہیے کہ اللہ کے خضور اللہ سے خوب دعائیں مانگے ہمارے مانگنے دیر ہے اس کے عطا کرنے میں دیر نہیں ہے۔

یاد رکھیے: دنیا میں ایک در بند ہو تو دوسرا کھل جائے گا اس لیے کہ دنیا میں اس کا نعم البدل موجود ہوتا ہے لیکن اللہ کا دروازہ جب یہ بند ہو جائے اس کے لیے کوئی دوسرا بدل موجود نہیں ہوتا۔ اے دوست تو جس سے بھی دنیا میں جدا ہو گیا اس کا کوئی بدل دنیا میں موجود نہیں اس لیے اس در سے مانگنا سیکھ لیجئے۔ اے اللہ ہمیں عطا فرما دیجئے۔

کسی نے کیا خوب کہا:

تنگ دستی کے عالم میں جو گھبراتا ہوں
پر در غیر پہ جاتے ہوئے کتراتا ہوں
ہاتھ پھلانے میں محتاج کو غیرت کیسی
شرم آتی ہے کہ بندہ تیرا کہلاتا ہوں

یہ وہ وقت ہے جب کہ پوری دنیا مسلمانوں کو ذلیل کرنے پہ تل چکی ہے اللہ سے دعا مانگے۔ اے اللہ سب نے ساتھ چھوڑ دیا کہیں آپ بھی ہماری بداعمالیوں کی وجہ سے اپنے سے جدا نہ کر دیں اپنے سے دور نہ کر دیں۔ اے اللہ ہم آپ سے ہٹنا نہیں چاہتے آپ سے کٹنا نہیں آپ سے جڑنا چاہتے ہیں امین

دُعائیں

اے رب العرش العظیم ہماری آنکھوں کی روشنی کو قرآنی الفاظ سے تیز فرمادے

اے رب العرش العظیم ہمارے کانوں میں اپنے دین کی مٹھاس بھر دے

اے رب العرش العظیم ہماری زبانوں کو اپنے نور کی مٹھاس سے بھردے

اے رب العرش العظیم ہمارے دلوں کو اپنے نور سے منور فرما دے

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن صور پھونک دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائینگے

اے رب العرش العظیم اس دن کی رسوائی سے بچا جس دن ساری انسانیت آپکی عدالت میں جمع ہوگی

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن حساب کتاب کے

بعد اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن چہرے سیاہ کر دیے جائینگے

اے رب العرش العظیم ہماری مدد فرما

اے رب العرش العظیم ہمیں سیدھا راستہ دکھا

فا نصر علی القوم الکافرین

فانصر علی القوم الظالمین

فا نصر علی القوم المشر کین:

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جا رہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تا کہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے امین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ: